باب ۱

قومی سلامتی کے تصوّر کی بدلتی ہوئی صورت

روایتی انداز میں سوچا جائے تو قومی سلامتی کے معنی ہوتے ہیں خارجی حملوں سے ملک کی حفاظت کرنا۔ حفاظت کے لیے فوجی شعبہ ضروری ہے لیکن وہ قومی تحفظ کا واحد عنصر نہیں ہوتا۔ اگر کسی ملک کو حقیقی معنوں میں محفوظ رہنا ہے تو اس کے لیے حفاظت کی دیگر اقسام کا بھی خیال کیا جاتا ہے۔ فوج کے علاوہ سفارت (Diplomacy) یا سیاست، سماج، ماحولیات، توانائی کے ساتھ ساتھ قدرتی دولت، معاشی طاقت اور نفری قوت بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ قومی تحفظ کا مقصد عوام میں امن اور بھائی چارہ قائم کرنا، ان کی سماجی، معاشی اور نجی زندگی میں استحکام پیدا کرنا، اعلیٰ نظم و نسق قائم کرنا اور ان تمام کے ذریعے ملک کی تعمیر میں تعاون کرنا ہے۔

ہمارا قومی تشخص جو قومی سلامتی کی بنیاد ہے، ماحولیات کے مؤثر تحفظ پر مبنی ہوتا ہے جس کی وجہ سے ماحولیات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ صنعت اور ٹکنالوجی میں اضافہ ممکن ہے۔ معاشرے کا توازن فرد، خاندان اور سماج کی مساوی ذمے داری ہوتی ہے۔ قومی بقا کے لیے قومی اتحاد انتہائی اہم ہے۔ یہ اتحاد اپنے ملک کے تئیں فخر پیدا کرنے والی روایات، تہذیب اور تاریخ کا پاسدار ہوتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ روایتی تحفظ ضروری تو ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ تحفظ کے دیگر پہلوؤں اور اقسام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

بھارت کے متعلق غور کیا جائے تو 'سرکشا' کی اصطلاح سنسکرت کے کئی الفاظ کی نمائندگی کرتی ہے۔ سنسکرت میں رکشا، رکشنم، رکشک جیسے الفاظ بنیادی لفظ 'رکش' سے تیار ہوئے ہیں۔ سرکشا کے معنی حفاظت کرنا یا نگرانی کرنے کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح 'ابھیم' کے معنی بے خوفی، خوف کا خاتمہ کرنا، کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہونا اور محفوظ ہونے کے ہیں۔ کوٹلیا نے اپنی کتاب 'اَرتھ شاستر' میں حفاظت کو داخلی حفاظت اور خارجی حفاظت میں تقسیم کیا ہے۔ اس میں داخلی حفاظت کو 'ونڈ نیتی' کی حیثیت سے روبہ عمل لایا گیا اور عوامی انتظامات، ملک کی حفاظت اور ملک کی دولت میں اضافہ کرنا حکومت کا اہم اور بنیادی فریضہ مانا گیا۔

آریہ چانکیہ (چار سو سال قبل مسیح) کوٹلیا یا وِشنو گپت کے نام سے مشہور ایک بھارتی دانشور، معلم، فلسفی، ماہرِ معاشیات، قانون داں اور شاہی صلاح کار تھے۔ قدیم بھارت کی سیاسی کتاب 'اَرتھ شاستر' چانکیہ نے ہی لکھی تھی۔

تحفظ کے اعتبار سے روایتی نظریہ اگرچہ آج بھی اہم ہے لیکن تحفظ کی دیگر اقسام کا مطالعہ ضروری ہے۔ ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء کی دہائیوں میں 'حفاظت' کے تصور سے متعلق خوب غور و خوض کیا گیا۔ اس کے متعلق اہم خدمات کے تذکرے ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ *North-South - A Programme for Survival* اور *Common Crisis : North South* *Cooperation for World Recovery* یہ وِلی برینڈ نامی مفکر کی دو رپورٹیں ہیں جن میں ملک کی ترقی کا مسئلہ اور ملک کی ترقی میں فوجی وسائل کا استعمال کس طرح کیا جا سکتا ہے، اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۲۔ Independent Commission on Disarmament and Security Issues کے عنوان سے اولوف پالمے کی رپورٹ ہے جس میں مساوی تحفظ کا نظریہ پیش کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دیگر ممالک کو غیر محفوظ کر کے کوئی بھی ملک خود محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس لیے تمام ممالک کو مل کر تحفظ تلاش کرنا چاہیے۔

وِلی بریندٹ ایک مشہور جرمن حکمراں اور سیاست داں تھے۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۴ء کے زمانے میں وہ مغربی جرمنی کے چانسلر (صدر مملکت) بھی رہے۔ مغربی یورپ میں تعاون مضبوط کرنے کے لیے اور مغربی جرمنی و مغربی یورپی ممالک میں سمجھوتے کے لیے ان کے ذریعے کی گئی کوششوں پر ۱۹۷۱ء میں انھیں امن کا نوبیل انعام دیا گیا۔

اولوف پالمے سویڈن کے وزیر اعظم تھے۔ وہ جنیوا کی Independent Commssion on Disarmament and Security کے صدر بھی رہے۔ انھوں نے ایران - عراق جنگ میں مصالحت کے لیے اقوام متحدہ کے مخصوص نمائندے کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

غیر حکومتی تنظیم سے کیا مراد ہے؟

ایسی تنظیم جو حکومت کا حصہ نہ ہو، غیر حکومتی تنظیم کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ تنظیم جس مقصد کے لیے بنائی جاتی ہے صرف انھی مقاصد کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ تنظیمیں ماحولیات، صحت، خواتین اور بچوں کی فلاح جیسے میدانوں میں کام کرتی ہیں۔ انھیں غیر حکومتی تنظیم یا رضا کار تنظیم کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

مشمولی تحفظ

۱۹۹۰ء میں ہونے والی عالم کاری کے نئے دور نے کئی تبدیلیاں لائیں۔ معاشیات اور ٹکنالوجی کے میدان میں ممالک ایک دوسرے پر انحصار کرنے لگے۔ ٹی وی، موبائیل فون، انٹرنیٹ وغیرہ کی وجہ سے مواصلات کا عمل مزید سستا اور تیز رفتار ہو گیا۔ غیر حکومتی تنظیمیں زیادہ متحرک ہو گئیں اور روزمرہ زندگی میں ان کی اہمیت بڑھتی چلی گئی۔ اسی لیے اس کے حوالے سے 'مشمولی تحفظ' اور 'انسانی تحفظ' جیسے تصورات اہم قرار دیے جاتے ہیں۔ ملکی حفاظت کو سماج کے تحفظ سے جوڑتے ہیں۔ 'مشمولی تحفظ' کے تصور میں شامل تحفظ کی اقسام درج ذیل ہیں۔

i. **ماحول کا تحفظ** : ماحولیات سے متعلق مسائل میں آلودگی، توانائی کا مسئلہ، آبادی سے متعلق مسئلہ، غذائی اجناس، موسم میں تبدیلی، پانی کے ذرائع کے انتظامات وغیرہ شامل ہیں۔

ii. **معاشی تحفظ** : تحفظ کے اس پہلو میں مفلسی اور بے روزگاری پر زور دیا جاتا ہے۔

iii. **سماجی تحفظ** : پناہ گزینوں کا مسئلہ، مذہب، نسل یا ذات پر مبنی سماجی تنازعات وغیرہ کا شمار سماجی تحفظ میں کیا جاتا ہے۔

iv. **سیاسی تحفظ** : اس میں نظریات یا مذہب پر مشتمل سیاسی تنازعات سے ہونے والے ممکنہ خطرات پر غور وخوض کیا جاتا ہے۔

انسانی تحفظ

تحفظ کے لیے آج جو تصوّر مستعمل ہے وہ 'انسانی تحفظ' ہے۔ اقوامِ متحدہ کی انسانی ترقی کی رپورٹ میں تحفظ سے متعلق سوالات میں نئے خیال پیش کیے گئے۔ ۱۹۹۴ء میں انسانی ترقی رپورٹ نے حقوقِ انسانی کے عالمی منشور میں درج کیے گئے دو ابواب پر خصوصی زور دیا۔ **'خوف سے آزادی' اور 'محرومی سے نجات'**۔ اس رپورٹ میں پہلی مرتبہ انسانی حقوق کا تصور پیش کیا گیا جس کی رو سے یہ خیال پیش کیا گیا کہ زمینی علاقوں سے زیادہ انسانی تحفظ اہم ہے اور اسلحہ سے زیادہ ترقی ضروری ہے۔

اس رپورٹ کے ذریعے انسانی تحفظ سے متعلق مسائل کا معائنہ قومی اور عالمی دونوں سطحوں پر کیا گیا اور انسانی تحفظ کے سات انتہائی اہم ابواب پُر زور طریقے سے پیش کیے گئے۔

i. **معاشی تحفظ** : عوام کو کم از کم روزگار کی گیارنٹی (ضمانت) حاصل ہو۔

ii. **غذائی تحفظ** : لوگوں کو مناسب، واجبی داموں میں لازمی غذا میسر ہو۔

iii. **صحت کا تحفظ** : اکثر دیہی علاقوں اور غریب عوام میں صحت سے متعلق خطرات زیادہ لاحق ہوتے ہیں۔ عوام کو طبّی خدمات آسانی سے فراہم کی جائیں۔

iv. **ماحولیاتی تحفظ** : شدید نوعیت کی صنعت کاری اور آبادی کے اضافے کی وجہ سے ماحولیات پر کافی دباؤ پڑتا ہے۔ اس وجہ سے ماحولی نظام (ecosystem) کا تحفظ ضروری ہو گیا ہے۔

v. **نجی تحفظ** : نجی زندگی میں کئی قسم کے خطرات لاحق ہوتے ہیں مثلاً استحصال، جنگ، جرائم، گھریلو تنازعات، زنا بالجبر، بچوں کا استحصال وغیرہ۔ عوام میں تحفظ کا احساس پیدا ہونا چاہیے اور ہر قسم کے تشدد سے نجات وتحفظ ملنا چاہیے۔

vi. **طبقاتی تحفظ** : خاندان، طبقہ، ذات یا نسلی گروہ میں لوگ اپنے آپ کو محفوظ تصور کرتے ہیں۔ یہ گروہ لین دین کے ذریعے تحفظ کے احساس کو تقویت بخشتا ہے۔

vii. **سیاسی تحفظ** : بنیادی انسانی حقوق کا احترام کرنے والے سماج میں انسان زندگی گزار سکتا ہے۔

انسانی تحفظ میں 'فرد' پر زور دیا گیا ہے۔ انسانی تحفظ انسانیت نواز اقدار، شخصی وقار، سماجی انصاف اور آزادی و مساوات جیسے خیالات کو ترجیح دیتا ہے۔ انسانی تحفظ کا اسلحہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ خاص طور پر انسانی زندگی اور انسان کی عظمت سے متعلق ہوتا ہے۔

انسانی ترقی کا اشاریہ

۱۹۹۴ء میں محبوب الحق نے اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پروگرام میں انسانی ترقی کی رپورٹ میں انسانی تحفظ کے تصور کی طرف ساری دنیا کی توجہ مبذول کرائی۔ انھوں نے امرتیہ سین کے تعاون سے انسانی ترقی کا اشاریہ تیار کیا۔ آج تمام ممالک انسانی ترقی ناپنے کے لیے موثر وسیلے کے طور پر اس اشاریے کا استعمال کرتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء سے اقوامِ متحدہ کے ترقی کے پروگراموں میں انسانی ترقی سے متعلق سالانہ روداد تیار کرنے کے لیے انسانی ترقی کا اشاریہ استعمال کیا جاتا ہے۔

سرگرمی

ا۔ اپنے علاقے کی کوئی رضا کار تنظیم (NGO) تلاش کر کے معلوم کیجیے کہ وہ کس طرح کام کرتی ہے۔ جماعت میں اس پر بحث کیجیے اور معلومات لکھیے۔ (طلبہ الگ الگ تنظیموں پر معلومات لکھ سکتے ہیں۔)

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۲۔ کسی سیاسی یا سماجی رہنما یا سرکاری افسر سے ملاقات کیجیے۔ بھارت کو درپیش سیاسی و سماجی مسائل سے متعلق ان کے خیالات معلوم کیجیے۔ جماعت میں اس پر بحث کیجیے اور لکھیے کہ ان مسائل کے حل کے لیے آپ کیا مشورے دے سکتے ہیں؟

82UGXH